اسلامی برادری کے باہمی تعلقات

مدرّس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ)) (۱)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے‘ کوئی بندہ سچا مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہو۔‘‘

اس حدیث کے راوی حضرت انس ؓ مشہور صحابی ہیں۔ آپؓ کے والد کا نام مالک ہے جس نے اسلام قبول نہ کیا‘ جبکہ آپ کی والدہ اُمِّ سُلیم ایمان لائیں اور ہجرت کے بعد آپؓ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دے دیا۔ حضرت انس ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپؐ کی خدمت کی اور خادمِ رسولؐ کے نام سے مشہور ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں حضرت انس ؓ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے مگر اس وقت کم عمری کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہ لیا۔ آپؓ سے ۲۲۸۶ احادیث مروی ہیں اور آپؓ وفات پانے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ جامع الکلم تھے‘ یعنی آپؐ کی گفتگو مختصر مگر نہایت معنی خیز ہوتی تھی۔ آپؐ کی باتوں پر ’’دریا کو کوزے میں بند کرنا‘‘ والا محاورہ یقینی طور پر صادق آتا ہے۔ زیر درس حدیث بھی جوامع الکلم کی ایک مثال ہے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے قسم کھا کر ایک اصولی بات بتادی کہ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ گویا مؤمن وہ ہے کہ جن جن چیزوں کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی وہی پسند کرے۔ اس جامع تعلیم میں اخلاقیات کے سارے سبق سمو دیے گئے ہیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ ہر برائی سے جہاں خود محفوظ رہنے کی کوشش کرے دوسرے مسلمانوں کے حق میں بھی اسے ناپسند کرے اور ہر اچھائی خود بھی اختیار کرے اور دوسروں کے لیے بھی پسند کرے۔ یہی مطلب ہے اس حدیث کا کہ ’’مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں‘‘۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کسی کے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ پہنچے‘ پس اسے چاہیے کہ وہ کسی دوسرے کو بھی اپنے ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ دے بلکہ اگر کسی مسلمان بھائی کو کسی دوسرے شخص سے تکلیف پہنچ رہی ہو تو

---

(۱) صحیح البخاری‘ کتاب الایمان‘ باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ وصحیح مسلم‘ کتاب الایمان‘ باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیہ ...... واللفظ لہ۔

اس کے ازالے کے لیے کوشش کرے۔ ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اس سے کوئی غلطی یا خطا ہو جائے تو اسے معاف کر دیا جائے‘ چنانچہ دوسروں کو بھی ان کی غلطی پر معاف کر دینا چاہیے کہ ان کو بھی معافی پسند ہے۔ پھر دنیا میں لوگوں کو معاف کرنے والا قیامت کے دن اللہ کی مغفرت حاصل کرے گا‘ جس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے!

کہتے ہیں کہ پہلی امتوں میں ایک مفلس آدمی تھا‘ اس کا دل چاہا کہ کسی دن گوشت کھائے۔ چنانچہ اس نے کئی دن بچت کی اور ایک دن گوشت خرید لایا۔ بیوی کو دیا کہ اسے پکائے۔ دوپہر کو کھانے کے وقت گھر آیا تو خوش ہو رہا تھا کہ آج گوشت کے سالن کے ساتھ روٹی ملے گی۔ جب اس کے سامنے کھانا رکھا گیا اور وہ کھانے لگا تو دیکھا کہ سالن میں نمک اس قدر زیادہ ہے کہ وہ کھانے کے قابل نہیں۔ اس شخص کو اپنی بیوی پر بہت غصہ آیا۔ اس نے سوچا کہ میں غصے میں آ کر اس کو سزا تو دے سکتا ہوں لیکن اس سے غلطی ہوگئی اور غلطی تو ہر کسی سے ہو سکتی ہے۔ میری بھی غلطیاں ہیں جن کی معافی مجھے پسند ہے‘ چنانچہ اس نے غصہ پی لیا اور بیوی کو کچھ نہ کہا۔ وہ فوت ہوگیا تو کسی دوست کو خواب میں ملا۔ دوست نے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگا: اللہ نے مجھے یہ کہہ کر معاف کر دیا کہ تو نے میری ایک بندی کی خطا معاف کی تھی‘ جبکہ میں تو غفورٌ رحیم ہوں‘ جا تجھے معاف کیا!

ہر کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ انتظار کی زحمت سے بچا رہے‘ اگر کوئی اس کے ساتھ وعدہ کرے تو اس کو پورا کرے۔ پس ہر شخص کو چاہیے کہ وہ کسی کے ساتھ وعدہ کرے تو اس کو وفا کرے‘ دوسرے بندے کو انتظار کی زحمت میں نہ ڈالے۔ ایک شخص راستے سے گزرا تو دیکھا کہ درخت کی ایک شاخ آنے جانے والوں کے لیے پریشانی کا باعث بن رہی ہے۔ اُس نے سوچا کہ میں اُس کو ضرور راستے سے ہٹاؤں گا۔ چنانچہ اس نے محنت کر کے اس ٹہنی کو کاٹ کر گزرنے والوں کے لیے رکاوٹ دور کر دی۔ اس کے اس کام سے اللہ عزوجل اس قدر راضی ہوئے کہ اس کی بخشش کر دی۔ (معارف الحدیث‘ ج ۴‘ ص ۴۹)

آج آپ دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کے احتجاجی وسیاسی جلوس سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ اس کے علاوہ دین سے محبت رکھنے والے بھی جلوس نکالتے ہیں جس کی قیادت مذہبی علماء کرتے ہیں۔ یہ جلوس جان بوجھ کر راستہ روک دیتے ہیں اور اسے اپنی اہمیت سمجھتے ہیں‘ مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ جب راستہ کی رکاوٹ دور کرنا اتنی بڑی نیکی ہے کہ اس سے مغفرت ہو سکتی ہے تو راستہ روکنا اور چلنے والوں کے لیے رکاوٹ پیدا کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔

اسی طرح کوئی شخص نہیں چاہتا کہ اسے خالص چیز نہ ملے تو بازار میں بکنے والی ناخالص چیزیں دودھ‘ دیسی گھی‘ شہد‘ پسی ہوئی مرچیں وغیرہ کون تیار کرتے ہیں؟ ایسے لوگوں کو شاید معلوم نہیں کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے‘ جبکہ خود ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ انہیں استعمال کرنے کے لیے خالص چیزیں ملیں۔

زیر درس حدیث کے اندر ایک اخلاقی ضابطہ بتا دیا گیا ہے کہ ہر مسلمان اپنے کردار کا جائزہ لے کہ دوسروں کے لیے تکلیف تو نہیں پیدا کر رہا۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہم سے کوئی شخص اپنی ضرورت کے لیے قرض لے اور اپنے وعدے کے مطابق وسائل ہونے کے باوجود واپس نہ کرے۔ پس ہمیں بھی اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ جس نے ہماری شدید ضرورت کے وقت قرض دیا اس کو بروقت واپس کریں۔ اگر کسی وجہ سے وقت پر واپس نہ کر سکیں تو معذرت کے انداز میں اسے مطمئن کریں کہ میں بہت جلد واپس کرنے کی کوشش کروں گا۔ (باقی صفحہ 57 پر)